السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عالم صاحب کراچی میں پروپیگنڈہ کررہے ہیں کہ دوسجدوں کے درمیان اَللّٰھُمَّ اغفِرلِی وَارحَمنِی ...الخ۔ دعا والی حدیث ضعیف ہے اس کو ترک کردینا چاہیے۔ اصل حقیقت کیا ہے؟ براہ کرم تفصیل سے وضاحت فرما دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ روایت ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ وغیرہ میں ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی حبیب بن ابی ثابت ہے جو مدلس ہے۔ جملہ کتب میں کسی محدث نے اس کی تحدیث یا سماع کی صراحت نہیں کی۔ اس لیے حدیث ضعیف ہے۔ (نسائی، ابوداؤد اور ابن ماجہ وغیرہ میں 'اَللّٰھُمَّ اغفِرلِیْ' کے الفاظ ہیں۔ ابن ماجہ میں دو دفعہ کی تصریح ہے۔ یہ روایت صحیح ہے لہٰذا بَینَ السَّجدَتَینِ ان الفاظ کو پڑھنا چاہیے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو! کتاب القول المقبول (ص ۴۴۱

یہ بھی یاد رہے، کہ مسلک حقہ سے لگاؤ محض جذباتی انداز سے نہیں ہونا چاہیے، بلکہ اس کی اساس کتاب وسنت پر ہونی چاہیے۔ جو اصحاب الحدیث کا امتیازی نشان ہے۔ واللہ ولی التوفیق۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ:555

محدث فتویٰ